مشہور ادیب اشفاق احمد نے خوب لکھا ہے کہ:

"مولانا ظفر علی خاں کے کمالِ فن اور اکبر الٰہ آبادی کی کاٹ کے دو عظیم دھاروں کے مابین ایک اور آبنائے شعر، جو اپنے وجود میں مختصر مگر اپنی تندی میں کڑی کمان کا وہ تیر ہے جو فصیلِ زیاں کے ترکش ہی سے برآمد ہو سکتا ہے۔" (فلیپ)

اب میں اور کیا کہوں ـــ جب کہ میں نے اس کتاب کی تقریظ کے خاتمے پر لکھا ہے کہ "ہمارے نوجوان شاعر حفیظ الرحمٰن احسن کا مجموعہ بتاتا ہے کہ اگر ان کے بعض کھلے کھلے سیاسی اشعار کو ایک اور طرح کا سامانِ دلچسپی قرار دے لیا جائے تو ان کے مجموعۂ غزل میں غزل کا لہجہ گھٹا بن کر چھایا ہوا ہے"۔ آخر میں ایک شعر ہے

کس کو سمجھائیں کہ ہے تعمیر کیا، تخریب کیا

وائے حسرت امتیازِ خیر و شر کوئی نہیں

اہل بیت حصہ اوّل مصنّف: فائد العمروسی۔ ترجمہ از عربی: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی

ناشر: چوہدری ثناء اللہ بھٹہ۔ بساط ادب، چوک انارکلی، ادبی مارکیٹ۔ لاہور ۲۔ ٹائیٹل آرٹ کارڈ، ڈیزائن سے آراستہ۔ صفحات: ۲۴۵۔ قیمت: ۱۵۵/ روپے پیپر بیک سرورق ۹۵/ روپے۔

فائد العمروسی کا کام بھی بڑا اہم ہے، مگر مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی بھی بڑے زوردار ادیب و خطیب ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ کتاب علمی نوعیت رکھتی ہے، دوسری طرف پیرایۂ بیان کہانیوں جیسا دلچسپ ہے۔

میں ان مندرجات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کر رہا جو مصنف و مترجم نے پیش کر کے حقائق کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ علمی اختلاف کہ مباہلہ کے لیے چادر میں لیے گئے نفوس ہی اہل بیت تھے یا ازواجِ مطہرات بھی اہل بیت میں شامل تھیں، یا حضورؐ کے تمام قریبی لواحقین بھی اس دائرے میں آتے ہیں ـــ

اس کی نوعیت اپنی جگہ اہم، مگر اصل قضیہ یہ ہے کہ "اہلِ بیت" کی اصطلاح اور اس کا اطلاق شیعہ نقطۂ نظر سے ایک خاص تشکل رکھتا ہے، اس کی باقاعدہ شرعی و فقہی حیثیت ہے - اور پھر اہلِ بیت کی اولاد بطور سیّد مستقلاً خاص حقوق رکھتی ہے۔ مشکل یہ ہوئی جب کوئی مسئلہ فرقہ وارانہ خراد پر چڑھ جاتا ہے تو پھر نہ لغت کام کرتی ہے، نہ عُرف، نہ نصوص، نہ حدیث و سیر کی روایات - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل بیت کی مخصوص نوعیت سبائی منصوبہ کے تحت نمودار ہوئی - اور اس نے ایسے تحریفی و تخریبی فتنے پیدا کر دیے کہ پرچمِ توحید کو لے کر کھڑی ہونے والی صاحبِ اتحاد و اخوت ملت ہمیشہ کے لیے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

آپ جو بھی مفیدِ ایمان و عمل بحثیں ہوں، ضرور لائیے - مگر یہ بتائیے کہ اس دراڑ کا کیا علاج ہے - جو حصارِ ملت میں ہمیشہ کے لیے پڑ گئی - تاہم جو مواد اس ترجمہ شدہ کتاب میں پیش کیا گیا ہے وہ اہلِ انصاف و اعتدال کے لیے مفید رہے گا۔

اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور از قلم مولانا سیّد جلال الدین عمری - ناشر: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ (انڈیا) کتابت و طباعت بہت خوب، ملائیٹل دبیز رنگین - صفحات: ۱۷۵ - قیمت: ۲۵/ روپے

سیّد جلال الدین عمری صاحب کے نام سے خادمِ اسلام حلقوں میں کون واقف نہ ہوگا۔ عرصہ سے ان کا قلم دینی علم اور تعلیم کے میدان میں محوِ سفر ہے - ان کی تازہ کتاب سامنے ہے - دراصل دین دو بڑی چیزوں پر مشتمل ہے، خدا سے بندگی و طاعت کا تعلق اور انسانوں سے اخوت و خدمت کا تعلق - خدا سے تعلق بہترین قولی اور افکار اور جذبات سے قلب و ذہن کو آراستہ کرتا ہے - اور انسانوں سے صحیح تعلق خدا پرستانہ قلبی اور ذہنی قوتوں کو عملاً برتنے سے عبارت ہے - انسانوں کی محبت و خدمت آدمی کو تعشقِ بے جا سے روکتی ہے - کبرِ علم و تقویٰ کے خطرات سے بچا کر عاجزی و فروتنی کے مقام پر لاتی ہے، اور یہی مقام ہے جس پر رہ کر خدا کی دعوت